12

4408CH12

حکیم عبدالحمید

حکیم عبدالحمید ہندوستان کی عظیم شخصیتوں میں سے تھے۔ اُن کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ملک وقوم کی خدمت تھا۔ اُس خدمت کا سلسلہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری ہے۔

حکیم صاحب 1908 میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ جب وہ 13 سال کے تھے اُن کے والد حکیم عبدالمجید کا انتقال ہوگیا۔ ہندوستان کا مشہور ''ہمدرد دواخانہ'' انھیں کا قائم کیا ہوا ہے۔ والد کے انتقال کے بعد اس دواخانے کی ذمّے داری کم عمری ہی میں عبدالحمید کے کاندھے پر آپڑی۔ انھوں نے اپنی محنت اور لگن سے اس چھوٹے سے دواخانے کو بلندیوں تک پہنچادیا۔ پرانی دہلی کے علاقے لال کنواں میں آج بھی یہ دواخانہ قائم ہے۔ اس دواخانے سے لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں اور ہزاروں اب بھی فیض اٹھا رہے ہیں۔ یونانی دواؤں کو عام کرنے کے لیے حکیم صاحب نے دواسازی کی اِبتدا کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے 'ہمدرد' میں بننے والی دواؤں کی مانگ دنیا بھر میں ہونے لگی۔

قدرت نے حکیم عبدالحمید کے ہاتھ میں بڑی شفا دی تھی۔ ان کے نبض تھامتے ہی مریض اطمینان اور دلی سکون محسوس کرتا تھا۔ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد میں فراخ دلی سے کام لیتے تھے۔ ہمدرد دوا خانے سے انھیں مفت دوائیاں ملتی تھیں۔ حکیم صاحب کی عوامی خدمات صرف دوا علاج ہی تک محدود نہیں رہیں۔ انھوں نے ہندوستانی مسلمانوں کی سماجی اور تعلیمی پسماندگی دوٗر کرنے کے لیے 'جامعہ ہمدرد' کی بنیاد ڈالی۔ جس میں اسکول سے لے کر

© NCERT not to be republished

یونیورسٹی کی سطح تک کی تعلیم کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ انھوں نے مقابلے کے امتحانوں کے لیے 'ہمدرد اسٹڈی سرکل' قائم کیا۔ اس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے طلبا سول سروسز یعنی اعلیٰ سرکاری عہدوں کے امتحانات میں کامیاب ہوچکے ہیں۔انھوں نے اردو کی ترقی اور علمی ادبی سرگرمیوں کے لیےبستی حضرت نظام الدین اولیاؒ میں 'غالب اکیڈمی' قائم کی۔

حکیم صاحب کے مزاج میں بہت زیادہ سادگی تھی۔ مال و دولت کے باوجود وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے تھے۔اس کمرے میں صرف ایک چٹائی، ایک میز، ایک کرسی، ایک ٹیبل لیمپ، چند برتن اور ایک صندوق تھا، آرام و آرایش کا کوئی سامان نہ تھا۔اکثر فخر سے کہتے کہ میرا یہ جوتا پندرہ سال پرانا ہے۔لباس کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔کھانے پینے میں بھی سادگی برتتے تھے۔اس سادگی نے ان کی شخصیت کو پُر اثر بنا دیا تھا۔

حکیم صاحب بہت کم بولتے تھے۔ غیر ضروری باتیں بالکل نہ کرتے، جو بات کرتے مکمّل اور جامع ہوتی تھی۔ ان کی ذات ''باتیں کم اور کام زیادہ'' کی روشن مثال تھی۔ ایک پروگرام میں لوگوں نے ان سے تقریر کرنے کی درخواست کی۔ حکیم صاحب نے فرمایا ''میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں آج بھی صبح سویرے سے رات گئے تک کام میں مصروف رہتا ہوں۔کم سے کم نوجوانوں کو میں یہی رائے دوں گا کہ وہ اتنا عرصہ ضرور کام کریں۔''

حکیم صاحب انسانوں کے درمیان تفریق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، وہ ہر ایک سے یکساں اَخلاق سے پیش آتے۔

ہمدرد کے ملازموں کی ایک بار پکنک ہوئی۔ حکیم صاحب بھی اس پکنک میں شریک تھے۔ بے تکلفی کا ماحول تھا۔وہ کچھ کھا رہے تھے۔کھاتے کھاتے اچانک پیچھے کی طرف مُڑ گئے۔ معلوم ہوا کہ ان کی پیٹھ ڈرائیور کی طرف ہو رہی تھی۔

اِنکساری ، صبر وقناعت، خود اِعتمادی، لگن، محنت اور وقت کی پابندی ان کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ ہند نے انھیں ''پدم شری'' اور ''پدم بھوشن'' کے اِعزازات سے نوازا۔حکیم عبدالحمید کا انتقال 22 جولائی 1999 کو ہوا اور انھیں کی قائم کردہ یونیورسٹی 'جامعہ ہمدرد' میں انھیں دفن کیا گیا۔

مشق

لفظ اور معنی

عظیم	:	بڑا
جاری	:	لگا تار، مسلسل، برابر
لگن	:	محنت
بلندی	:	اونچائی، بڑائی
فیض	:	فائدہ
شفا	:	بیماری سے صحت
دواسازی	:	دوا بنانے کا کام
نبض	:	کلائی کی وہ رگ جو دھڑکتی رہتی ہے
اِبتدا	:	شروعات
عوامی خدمات	:	عام لوگوں کی خدمت
محدود	:	مختصر
پسماندہ	:	پچھڑا
پُراثر	:	اثر رکھنے والا
جامع	:	مکمّل

© NCERT not to be republished

فرہنگ

یکساں	:	ایک جیسا
بے تکلفی	:	بلا جھجک
اِنکساری	:	عاجزی، خود کو کم سمجھنا
قناعت	:	تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا، جو مل جائے اس پر راضی رہنا
صبر	:	برداشت، ضبط
خود اِعتمادی	:	اپنے اوپر بھروسہ
نمایاں	:	ظاہری، عیاں
اعتراف	:	مان لینا، اقرار کرنا، تسلیم کرنا
پدم شری	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا اِعزاز
پدم بھوشن	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا اِعزاز
اِعزازات	:	انعامات

غور کیجیے:

- دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صرف اپنے لیے ہی نہیں دوسروں کے لیے بھی بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان کا نام زندہ رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ عزّت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ حکیم عبدالحمید نہ صرف ایک اچھّے حکیم تھے بلکہ انھوں نے ملک وقوم کے لیے بھی بہت بڑے بڑے کام کیے۔
- حکیم صاحب ہی کی طرح حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری بھی تھے جو پیشے سے تو حکیم اور ڈاکٹر تھے لیکن انھوں نے بھی ملک وقوم کی بھلائی کے لیے بہت سے کام کیے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے بتائیے اور لکھیے:

1۔ حکیم عبدالحمید کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ حکیم عبدالحمید کا قائم کیا ہوا دواخانہ کہاں ہے؟

3۔ حکیم عبدالحمید نے کس تعلیمی ادارے کی بنیاد ڈالی اور اس میں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

4۔ حکیم عبدالحمید سے جب لوگوں نے کچھ کہنے کی درخواست کی تو انھوں نے کیا کہا؟

5۔ حکیم عبدالحمید کو کِن کِن اعزازات سے نوازا گیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پُر کیجیے:

ہمدرد اسٹڈی سرکل نبض دلی سکون دواخانے ہندوستان مفت سول سروسز

1۔ حکیم عبدالحمید .... کی عظیم شخصیتوں میں سے تھے۔

2۔ ان کے .... تھامتے ہی مریض اطمینان اور .... محسوس کرتا تھا۔

3۔ ہمدرد .... سے انھیں .... دوائیاں ملتی تھیں۔

4۔ انھوں نے مقابلے کے امتحانوں کے لیے .... قائم کیا۔

5۔ اس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے طلبا .... کے امتحانات میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

اِن لفظوں سے جملے بنائیے:

نبض مفت مصروف اَخلاق پکنک لگن سادگی

© NCERT not to be republished

اِن لفظوں کے واحد لکھیے:

جمع	شخصیات	مقاصد	خدمات	ممالک	اقوام	غربا	محسوسات	انتظامات
واحد	....	....	....	....	....	....	....	....

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو نقل کیجیے:

- حکیم صاحب انسانوں کے درمیان تفریق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔

....

- وہ ہر ایک سے یکساں اَخلاق سے پیش آتے تھے۔

....

اِنکساری، صبر و قناعت، خود اِعتمادی، لگن، محنت اور وقت کی پابندی ان کی شخصیت کی خوبیاں تھے۔

....

اِن لفظوں کے متضاد لکھیے:

زندگی	دنیا	بعد	بلندی	سکون	غریب	رات	آج	چھوٹا	کم
....	....	....	....	....	....	....	....	....	....

حکیم صاحب کے پکنک والے واقعے کو اپنے الفاظ میں لکھیے:

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں کو اُن کے نام کے ساتھ ملایئے:

ڈاکٹر مختار احمد انصاری

حکیم عبدالحمید

سرسید احمد خاں

حکیم اجمل خاں

© NCERT not to be republished